حافظ عبید اللہ (قسط: اوّل)

ختم نبوت اور خاتم النبیین کا قرآنی مفہوم

اور قادیانی تحریفات وتلبیسات

بہت سے وہ مسلمان دوست جو قادیانیت کے بارے میں سطحی سا علم رکھتے ہیں اور انکی معلومات صرف اس حد تک ہیں کہ قادیانی یا مرزائی ایک گروہ ہے جسے پاکستان کے آئین میں صرف اس لئے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے کیونکہ وہ حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین نہیں سمجھتے اور ختم نبوت کو نہیں مانتے ،اس کے علاوہ ان مسلمان دوستوں کو مرزائی مذہب کے حدود اربعہ یا عقائد ونظریات سے کوئی تعارف نہیں اور نہ یہ سب جاننے کی انہوں نے ضرورت محسوس کی ، ایسے دوست جب کسی قادیانی سے ملتے ہیں یا اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں سوشل میڈیا پر یا انٹرنیٹ پر کوئی قادیانی صفحہ یا ویب سائٹ دیکھتے ہیں تو وہاں جلی حروف کے ساتھ یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ ﴿ ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں ﴾ اور ساتھ ہی انہیں کلمہ اسلام ﴿ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﴾ بھی لکھا نظر آتا ہے تو ایسے دوست اکثر تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں اور سوچنے لگتے ہیں کہ یہ تو لکھ رہے ہیں کہ ہم حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں جبکہ کہا یہ جاتا ہے کہ مرزائی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے تو کیا صحیح ہے اور غلط؟ ، اسی طرح انکا یہ بھی دعوی ہے کہ ہم اسی کلمہ پر ایمان رکھتے ہیں جو دوسرے مسلمانوں کا ہے تو پھر انہیں غیر مسلم کیوں کہا جاتا ہے؟ کئی بار ہم سے بھی مختلف موقعوں پر یہی سوال کیا گیا اس لئے اس بات کی اشد ضرورت محسوس کی گئی کہ اس موضوع پر لکھا جائے۔

اجمالاً عرض کردوں کہ ملت اسلامیہ اور گروہِ مرزائیہ کے درمیان ختم نبوت کے حوالے سے اصل اختلاف تین باتوں میں ہے، اوّل یہ کہ خاتم النبیین یعنی وہ نبی جسکے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی کون ہے؟ امت اسلامیہ کا موقف ہے کہ وہ خاتم النبیین حضرت محمد بن عبداللہ ﷺ ہیں جبکہ مرزائی امت کا خاتم النبین ﴿ مرزا غلام احمد قادیانی ﴾ ہے، آسان لفظوں میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں ، اللہ نے آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی جس جس کو نبوت ملنی تھی مل چکی اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نام ابنیاء کی فہرست میں داخل نہیں ہوگا اس طرح آنحضرت ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں ، جبکہ مرزائی مذہب کہتا ہے کہ آپ ﷺ کے پر نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا بلکہ ایک اور نبی آنا تھا جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے، وہی آخری نبی ہے اور وہی خاتم النبین ہے، آنحضرت ﷺ کے بعد تیرہ سو سال تک کوئی اس قابل نہ ہوا کہ اسے نبوت ملتی اور نہ مرزا غلام احمد کے بعد کسی کو ملے گی اس طرح اللہ کا آخری نبی مرزا غلام احمد قادیانی ہے (نقل کفر ، کفر نہ باشد) ۔

امت اسلامیہ اور قادیانی مذہب کا دوسرا اختلاف اس بات میں ہے کہ ملت اسلامیہ کا موقف تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کی صرف ایک بعثت ہوئی اور آپ کو ساری مخلوق کے لئے اور قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا نہ آپ کی کوئی دوسری

بعثت ہونی ہے اور نہ ہے کسی اور کی شکل میں (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو دوبارہ بھیجا جانا ہے۔ جبکہ مرزائی مذہب یہ کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں حضرت محمد ﷺ کا دوبارہ ظہور ہوا اور مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے اور ان دونوں میں کوئی فرق نہیں، یعنی انکے نزدیک جب ﴿محمد رسول اللہ﴾ بولا جاتا ہے تو اس میں مرزا غلام احمد بھی داخل ہو جاتا ہے کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کا ہی وجود کا مظہر ہے۔ (اس قادیانی عقیدے کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی)۔

مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان اس حوالے سے تیسرا اختلاف یہ ہے کہ اہل اسلام کے نزدیک قرآن وحدیث کے مطابق اللہ تعالی کا ہر نبی مستقل اور حقیقی نبی ہوتا ہے، چاہے اسے نئی شریعت یا کتاب دیکر بھیجا گیا ہو یا وہ اپنے سے پہلے نبی کی شریعت پر عمل پیرا ہو، جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کی ایک نئی قسم ایجاد کی جسکا نام ﴿ظلی بروزی غیر مستقل﴾ نبوت رکھا، یہ نبوت کیوں ایجاد کی گئی؟ اسکی وجہ بھی آگے بیان کی جائے گی۔

خلاصہ کلام یہ کہ اہل اسلام اور مرزائی جماعت کا اصل اور بنیادی اختلاف اس پر نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے یا نہیں یا آپ ﷺ کے بعد انبیاء کا سلسلہ کھلا ہے یا نہیں، بلکہ اصل اختلاف اس پر ہے کہ آخری نبی یا خاتم النبیین کون ہے؟ حضرت محمد ﷺ یا مرزا غلام احمد قادیانی؟ اور کیا آنحضرت ﷺ مرزا غلام احمد کی صورت میں دوبارہ ظاہر ہوئے؟۔ کیونکہ مرزائی عقیدے کی مطابق بھی مرزا غلام احمد کے بعد اب ظلی بروزی نبوت بھی بند ہے، وہ انکے نزدیک آخری نبی تھا (یہ بات مرزائی کتب سے باحوالہ بیان کی جائے گی)۔

اب آیئے اس اجمال کی تفصیل کی طرف آتے ہیں، سب سے پہلے ختم نبوت اور خاتم النبیین کا مفہوم قرآن وحدیث اور مفسرین امت سے نیز خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے۔

ختم نبوت اور خاتم النبیین کا قرآنی مفہوم:

لفظ ﴿ختم﴾ کا مادہ قرآن کریم میں جہاں بھی استعمال ہوا ہے اور جہاں جہاں استعمال ہوا ہے ہر جگہ اسکا سیاق وسباق دیکھ لیں وہ اسی مفہوم کے لئے استعمال ہوا ہے کہ کسی چیز کا ایسے طور پر بند کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اسکے اندر نہ جاسکے اور کوئی چیز باہر نہ نکالی جاسکے یا آخری کے معنی میں آیا ہے مثال کے طور پر ﴿ختم اللہ علی قلوبھم﴾ مہر کردی اللہ نے انکے دلوں پر (البقرۃ:7)، اور جس دل پر مہر لگا دی جائے جب تک اس پر مہر لگی رہے گی اس دل میں ہدایت داخل نہیں ہوسکتی، یا ﴿یُسقون من رحیق مختوم﴾ انہیں (یعنی جنتیوں کو) ایسی شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔ (المففین:25) اس سے اگلی آیت ہے ﴿وختامہ مسک﴾ اور اسکی مہر بھی مشک ہوگی۔ (المطففین:26) یعنی جب جنتی وہ شراب نوش کریں گے تو اسکا آخری اثر یہ ہوگا کہ ان کے منہ سے مسک کی خوشبو آئے گی۔

یاد رہے کہ ﴿ختم﴾ کا ترجمہ جو (مہر لگانا) ہے یہ وہ مہر ہے جسے اردو میں ﴿سربمہر کرنا﴾ یا ﴿سیل کرنا﴾ اور انگریزی میں (Seal) کہا جاتا ہے، اور جب کسی چیز کو سربمہر کردیا جائے یا سیل کردیا جائے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ اسکے تالے پر ایک خاص قسم کی مہر لگا دی جاتی ہے اور اس مہر کو توڑے بغیر نہ کوئی اندر جاسکتا ہے اور نہ کوئی باہر نکل سکتا ہے، اگر اسکا

معنی وہ مہر بھی کر دیا جائے جسے انگریزی میں Stamp کہا جاتا ہے تو بھی یہ آخری کے معنی میں ہی ہوگا کیونکہ کسی بھی دستاویز پر مہر سب سے آخر میں لگائی جاتی ہے ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ مہر پہلے لگا دی جائے اور دستاویز بعد میں لکھی جائے، اور جب مہر لگ جائے تو پھر اس دستاویز میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی جا سکتی۔

اب آتے ہیں سورۃ الاحزاب کی آیت 40 کی طرف جسے آیت خاتم النبیین بھی کہا جاتا ہے ﴿ما کان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین وکان الله بکل شیء علیما﴾ محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سے سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔ اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنا بیٹا قرار دیا تھا اس لئے لوگ انکو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، پچھلی آیتوں میں جب یہ حکم جاری ہوا کہ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا قرار نہیں دیا جا سکتا تو حضرت زید کو ﴿زید بن محمد﴾ کہنے کی بھی ممانعت ہوگئی، چنانچہ اس آیت کریمہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آپ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں (کیونکہ آپ کی زندہ رہنے والی اولاد صرف بیٹیاں تھیں) لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہونے کی وجہ سے پوری امت کے روحانی باپ ہیں، اور چونکہ آخری نبی ہیں اور قیامت تک اب اور کسی کو نبوت ملنے والی نہیں ہے اس لئے جاہلیت کی رسموں کو ختم کرنے کی ذمہ داری آپ پر ہی عائد ہوتی ہے۔

اس آیت میں لفظ ﴿خاتم النبیین﴾ نص صریح ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی سلسلہ انبیاء کا خاتمہ ہوگیا، آپ چونکہ تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک کے لئے نبی اور رسول ہیں اس لئے اب کسی اور کو نبوت نہ ملے گی اور نہ کوئی نیا نبی پیدا ہوگا۔ آیئے مختصر طور پر دیکھتے ہیں کہ اس لفظ ﴿خاتم النبیین﴾ کا مفہوم صحابہ وتابعین، ائمہ لغت اور مفسرین و اکابرین امت نے کیا بیان کیا ہے، اسکے بعد خاتم النبیین کا مفہوم احادیث نبویہ سے اور پھر خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے پیش کیا جائے گا۔

خاتم النبیین کا مفہوم ائمہ لغت سے :

صاحب لسان العرب علامہ ابن منظور نے لکھا ہے ﴿وختام القوم وخاتِمهم وخاتَمهم آخرهم﴾ ختام القوم اور خاتِم (تاء کے نیچے زیر کے ساتھ) اور خاتَم (تاء پر زبر کے ساتھ) ان سب کا معنی ہے قوم کا آخری آدمی۔ اور آگے لکھا ﴿وفی التنزیل العزیز ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین . ای آخرهم﴾ اور قرآن کریم میں جو خاتم النبیین ہے اسکا مطلب ہے آخری نبی۔ (لسان العرب، جلد 12، صفحہ 164 مادۃ ختم)۔

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کے بیان کے مطابق لسان العرب مرزا قادیانی کی پسندیدہ لغات میں سے تھی اور وہ اسکی بہت تعریف کیا کرتا تھا (سیرۃ المهدی حصہ سوم، صفحہ 782 روایت نمبر 897 نیا ایڈیشن)۔

سید مرتضی حسن الزبیدی اپنی شہرہ آفاق کتاب (تاج العروس) میں لکھتے ہیں ﴿والخاتم من کل شیء عاقبته

وآخرتہ خاتمتہ، والخاتَم آخر القوم کالخاتِم ومنہ قولہ تعالی وخاتَم النبیین ای آخرھم ﴾کسی چیز کا خاتَم اسکا خاتمہ اور آخر ہوتا ہے، اور خاتَم قوم کے آخری فرد کو کہا جاتا ہے (اسکا وہی معنی ہے) جو خاتم (حرف ت کے نیچے زیر) کا ہے اور اسی سے اللہ تعالی کا یہ قول ہے خاتم النبیین یعنی آخری نبی۔(تاج العروس من جواھر القاموس، جلد 32 صفحہ 45 مادہ ختم)۔

علامہ اسماعیل بن حماد الجوہری نے الصحاح میں لکھا ہے ﴿والخاتَم والخاتِم بکسر التاء وفتحھا والختام والخاتام کلہ بمعنیً ﴾خاتَم اور خاتِم (تاء کے زبر کے ساتھ ہو زیر کے ساتھ) اور ختام اور خاتام ان سب کا ایک ہی معنی ہے۔آگے لکھتے ہیں ﴿وخاتمہ الشیء آخرہ ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام ﴾ اور کسی چیز کا خاتمہ اسکے آخر کو کہتے ہیں (اسی سے ہے) کہ محمد ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے خاتم یعنی آخری ہیں۔ (الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، جلد 1 مادہ ختم)۔

علامہ ابوالبقاء ایوب بن موسی الکفوی اپنی کتاب الکلیات میں لکھتے ہیں ﴿وتسمیۃ نبینا خاتم الانبیاء لأن الخاتم آخر القوم قال اللہ تعالی ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ﴾اور ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم النبیین اس لئے رکھا گیا کیونکہ خاتم قوم کے آخری فرد کو کہتے ہیں (اور آپ انبیاء کے آخری ہیں)۔(کلیات ابی البقاء، صفحہ 431، مؤسسۃ الرسالۃ)

شیخ محمد طاہر پٹنی مجمع بحارالانوار میں لکھتے ہیں ﴿والخاتَم والخاتِم من اسماء ہ صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح اسم آخرھم وبالکسر اسم فاعل ﴾خاتم (تاء کے زبر کے ساتھ ہو یا زیر کے ساتھ) نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، اگر تاء پر زبر کے ساتھ ہو تو یہ اسم ہے جسکا معنی ہے آخری نبی، اور اگر تاء کے نیچے زیر پڑھیں تو پھر اسم فاعل ہوگا (یعنی ختم کرنے والا)۔(مجمع بحارالانوار، جلد 1 صفحہ 330 طبع نولکشور)۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں ﴿وخاتم النبیین لأنہ ختم النبوۃ ای تممھا بمجیئہ ﴾آپ ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبوت مکمل ہوگئی۔(المفردات فی غریب القرآن، صفحہ 143)۔

مشہور امام نحو ابواسحاق ابراہیم بن سری (متوفی 311ھ) جو کہ ﴿زجاج﴾ کے نام سے جانے جاتے ہیں، لکھتے ہیں ﴿وقُرئت وخاتِم النبیین وخاتَم النبیین فمن کسر التاء فمعناہ خَتَم النبیین، ومن قرأ وخاتَم النبیین بفتح التاء فمعناہ آخر النبیین لا نبی بعدہ ﴾خاتم النبیین کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے، خاتِم یعنی تاء کے نیچے زیر کے ساتھ اور خاتَم یعنی تاء پر زبر کے ساتھ، جس نے تاء کے نیچے زیر پڑھی ہے اسکا معنی ہے کہ آپ ﷺ نے انبیاء کا خاتمہ کر دیا، اور جس نے تاء پر زبر پڑھی ہے یعنی خَاتَم النبیین تو اسکا معنی آخری نبی جسکے بعد کوئی نبی نہیں۔(معاني القرآن واعرابہ للزجاج، جلد 4 صفحہ 230، طبع عالم الکتب، بیروت)۔ (جاری ہے)